بیان 20

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نابینا علمدار

امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی
حضرتِ علامہ مولانا
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ
کے بیان کا تحریری گلدستہ

پیش کش
شہزادۂ عطار
حاجی احمد رضا قادری رضوی

مکتبۃ المدینہ
فون: 4921389 - 90-91
شہید مسجد کھارادر کراچی فون 2314045 - 2203311
FAX : 2201479
Email : maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نابینا علمدار

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے امیرِ اہلسنّت کا یہ بیان[1] مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

آپ اپنے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سندھ سطح پر ہونے والے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (۲۱، ۲۲، ۲۳ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ بمطابق 5,6,7 اپریل 2002ء) میں ۲۲ محرم الحرام بروز ہفتہ بعد عشاء فرمایا۔

دم بَدم صَلِّ عَلٰی

حضرتِ سیِّدُنا اُبَیِّ بْنِ کَعب رضی اللہ عنہ نے عُرض کیا، یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم میں تو آپ پر بہُت زیادہ دُرُود شریف پڑھا کرتا ہوں۔ آپ بتا دیجئے کہ اپنے وظائف میں کتنا حِصّہ دُرودخوانی کے لئے مقرّر کروں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جس قدَر چاہو، مُقرّر کرلو۔ حضرت سیدنا اُبی بن کَعب رضی اللہ عنہ نے عُرض کیا کہ اپنے وظائف کا چوتھائی حِصّہ دُرُودخوانی کیلئے مُقرّر کرلوں؟ تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم جس قدر چاہو مقرر کرلو۔ اگر تم چوتھائی سے زیادہ حصّہ مقرر کرلو گے تو تمہارے لئے بہتر ہی ہوگا۔ حضرت سیدنا اُبی بن کَعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں اپنے وظائف کا نِصف حِصّہ دُرودخوانی کیلئے مقرر کرلوں؟ تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ تم جتنا چاہو مقرر کرلو اور اگر تم اِس سے بھی زیادہ وَقت مقرر کرلو گے تو تمہارے لئے بہتر ہی ہوگا۔ تو حضرت سیدنا اُبی بن کَعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اپنے وظائف سے پون حصّہ مقرر کرلوں؟ تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''تم جتنا چاہو وَقت مقرر کرلو اور اگر اِس سے زیادہ وَقت مقرر کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔'' تو حضرت سیدنا اُبی بن کَعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ''میں اپنے وظائف کا کُل حصّہ دُرودخوانی ہی میں خرچ کروں گا۔ تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اگر ایسا کرو گے تو دُرود شریف تمہاری فِکروں اور غموں کو دُور کرنے کیلئے کافی اور تمہارے تمام گناہوں کیلئے کفّارہ ہوجائے گا۔'' (ترمذی ج ٤ ص ٢٠٧ حدیث نمبر ٢٤٦٥)

ہر دَرد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی محمد
تعویذِ ہر بَلا ہے صَلِّ عَلٰی محمد

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نابینا عَلمدار

ہجرت کے بعد جب غزوات کا سِلسِلہ شروع ہوا تو مشہور نابینا صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ اُمِّ مَکْتُوم رضی اللہ عنہ کے دِل میں بھی راہِ خُدا عزوجل میں حصّہ لینے کی بے پناہ تڑپ پیدا ہوئی، لیکن اپنی مَعذوری کی بِناء پر لڑائی میں عَملاً حِصّہ نہ لے سکتے تھے۔ جب انہیں حُکمِ قُرآنی معلوم ہوا کہ گھر بیٹھے رہنے والے راہِ خداعزوجل میں جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں۔ تو بڑی حسرت کے ساتھ تاجدارِ رِسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں عرض کی، یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قُربان! اگر میں مَعذور نہ ہوتا تو ہرگز گھر پر نہ بیٹھتا بلکہ راہِ خداعزوجل میں لڑتا۔ ان کی حسرت بھری آرزو بارگاہِ خداوندی عزوجل میں اِس قدر مقبول ہوئی کہ اُسی وَقت "سُورۃُ النِّسَاء" کی آیت نمبر ۹۵ کا یہ حصّہ نازِل ہوا۔ (الدرالمنثور ج ۲ ص ٦٤٠)

لایستوی القعدون من المومنین غیراولی الضرر والمجھدون فی سبیل اللّٰہ

باموالھم و انفسھم

ترجَمۂ کنزالایمان : برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عُذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خداعزوجل میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں۔

گویا اِس طرح اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ اُمِّ مَکتوم رضی اللہ عنہ جیسے معذور مسلمانوں کو جہاد کے حکم سے مُستَثنیٰ فرمادیا۔ حافِظ ابنِ حَجَر اور علّامہ ابنِ عبدُالبر رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ اس آیت کے نُزُول کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ اُمِّ مَکتوم رضی اللہ عنہ نابینا (معذور) ہونے کی بِناء پر جہاد میں شریک ہونے کے مُکلَّف نہیں رہے تھے، لیکن انہیں جہادِ فی سبیلِ اللہ عزوجل کا اِس قدر شوق تھا کہ بعض غزوات میں لوگوں سے عَلَم لے کر دوصَفوں کے درمیان کھڑے ہوگئے اور لڑائی ختم ہونے تک کوہِ استِقامت بن کر اپنی جگہ ڈَٹے رہے۔ ان کا یہی جذبۂ شہادت تھا جس نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں انتہائی آبرودار بنادیا تھا۔ مُتَعَدَّد مواقع پر حُضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے باہَر تشریف لے جاتے وَقت مدینہ منوّرہ میں حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ اُمِّ مَکتوم رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین اور امامِ نَماز مقرّر فرمایا، حافظ ابن عبدُالبر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ اُمِّ مَکتوم رضی اللہ عنہ کو تیرہ مرتبہ رَحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت کا شَرَف حاصِل ہوا۔ (اَلْاِسْتِیعاب ج ۳ ص ۲۷٦)

جماعَت کا حیرت انگیز جذبہ

علامہ ابنِ سَعد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابن اِمِ مکتوم رضی اللہ عنہ قرآنِ کریم کے حافظ تھے اور ہجرت کے بعد مدینہ ٔ منوّرہ میں لوگوں کو قراٰت سکھایا کرتے تھے۔ان کو مسجدُالنّبوِیِّ الشَّرِیف علیٰ صاحِبِھَاالصَّلوٰۃُ وَالسَّلام میں باِجماعت نَماز ادا کرنے کا بھی بے حد شوق تھا۔گھر اگرچہ دُور تھا،لیکن پانچوں وَقت بڑی مُستعِدی کے ساتھ راستہ ٹٹولتے ٹٹولتے پہنچ جاتے اور جماعت کے ساتھ نَماز ادا فرماتے۔راستے میں کئی جگہ جھاڑیاں تھیں چُونکہ آپ اکیلے ہوتے۔اِس لئے کئی بار ایسا ہوا کہ کپڑے کا دامن کسی جھاڑی میں اُلجھ گیا اور اسے چھُڑوانے کیلئے بڑی زَحمت اُٹھانی پڑی۔نیز راستے میں بہ کثرت مُوذی جانور بھی ہوتے۔چُنانچہ ایک بار تاجدارِ نُبُوَّت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ سراپا رَحمت میں عرض کیا، یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم مُوذی جانور بہ کثرت ہیں اور میں نابینا ہوں تو کیا مجھے رخصت ہے کہ مسجِد کے بجائے گھر ہی پر نَماز ادا کرلوں؟ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِستِفسار فرمایا، کیا **حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ، حَیَّ عَلَی الْفَلاح** سنتے ہو؟ عرض کیا، ''جی ہاں یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم'' ارشاد ہوا، ''تو حاضِر ہو'' (ابو داؤد ج ۱ ص ۲۱۹ حدیث نمبر ۵۵۳) چُنانچہ اس کے بعد آپ ہمیشہ انتہائی شوق اور لگن کے ساتھ پانچوں وَقت مسجدُالنّبوِیِّ الشَّرِیف علیٰ صاحِبِھَاالصَّلوٰۃُ وَالسَّلام میں باقاعِدَگی سے آتے رہتے۔

نابینا عَلَمدار کی شہادت

محبوبِ ربِّ ذوالجلال عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم نے جب ظاہری وِصال فرمایا، تو حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ پر کوہِ غم ٹوٹ پڑا۔حضراتِ شیخینِ کریمین رضی اللہ عنہما نے ان کی ڈھارس بندھائی اور مدینہ ٔ منوّرہ میں دِن گزرتے رہے۔دِل میں شوقِ جہاد اکثر چُٹکیاں لیتا رہتا۔حضرتِ سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خِلافت میں ان کا معقول وظیفہ مقرر کردیا تھا اور گھر سے مسجد تک رہنُمائی کیلئے انہیں ایک خادِم بھی عطا کیا تھا۔لیکن شوقِ جہاد نے انہیں گھر میں چَین سے نے بیٹھنے دیا۔ حضرتِ سیِّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ بھی اپنی معذوری کے باؤجُود لشکرِ اسلام میں شامِل ہوگئے۔علامہ ابنِ سَعد اور حافِظ ابنِ حَجر رحمۃ اللہ علیہما نے لکھا ہے کہ قادِسیہ کے خُونریز معرکے میں، جس نے عراقِ عرب کی قسمت کا فیصلہ کردیا، حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے۔وہ زِرہ بکتَر پہن کر عَلَم بُلند کئے مجاہِدینِ اسلام کی صَفوں کے درمیان کھڑے ہوگئے۔گھمسان کا رَن پڑا، مسلمان اور ایرانی ایک دوسرے سے اِس طرح گُتھ گئے کہ صَفوں کی ترتیب قائم نہ رہی۔اِسی اَفراتَفری میں حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے۔

ترکِ جماعت گناہ ہے

سندھ اور بلوچستان کے مختلف مقامات سے آئے ہوئے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اور انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا کے مُتعدِّد مُمالِک میں سننے والو! آپ نے ایک نابینا صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ اُمِّ مَکتوم رضی اللہ عنہ کے مَدَنی جذبات مُلاحظہ فرمائے۔ ایک نابینا کے کارنامے ہم جیسے سُست اور غافِل اَنکھیاروں کو شرما رہے ہیں۔ نابینا پر جماعت واجِب نہیں، تاہم باجماعت نَمازوں کے اِس قَدَر دیوانے کہ آپ کا ذَوق وشوق دیکھ کر امیرُ المؤمنین سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے مسجِد میں لانے لے جانے کے واسطے خادِم کا بندوبست فرما دیا! اور ایک ہم لوگ ہیں کہ سِرے سے نَماز ہی سے غافِل اور جو پڑھتے بھی ہیں اُن کی اکثریت کو باجماعت پڑھنے کی کچھ پڑی نہیں ہوتی۔ بس فرصت مل گئی، موڈ ہوا تو مسجِد میں آ گئے ورنہ باتیں کرتے ہوئے جماعت گنوا دی، گھر پر کوئی مہمان آ گیا، معمولی سی تھکن تھی، جماعت کیلئے نکلنے والے تھے کہ کسی کا فون آ گیا، کہیں دعوت پر جانا تھا، کسی کے یہاں مدعُو ہیں، مطالعہ میں مصروف ہیں، دکان پر گاہک آ گیا یا تھوڑا سا دَردِ سر یا نزلہ ہو گیا۔ اِس طرح کی معمولی وُجوہات کی بِناء پر وہ اسلامی بھائی بھی جو شکل وصورت سے نیک نَمازی نظر آتے ہیں بلا تکلُّف جماعت ترک کر دیا کرتے ہیں۔ نیز جماعت کا کہو تو بعض اوقات جواب ملتا ہے مسجِد ہمارے گھر سے دُور ہے۔ حالانکہ جس مسجِد کو یہ دُور کہہ رہے ہیں بعض اوقات دو تین گلیاں چھوڑ کر فقط چار یا پانچ مِنَٹ کے پیدل راستے پر ہوتی ہے۔ دُنیا کا مال کمانے کیلئے روزانہ اسکوٹر، کار یا بس میں گھنٹہ یا گھنٹوں کا سفر ان پر بار نہیں مگر صد کروڑ افسوس کہ نَمازِ باجماعت ادا کرنے کیلئے ان کو گھر کے اندر یا دروازے کے برابر میں مسجِد چاہئے! یاد رکھئے! شرعی عُذر نہ ہو اور جو جماعت پر قدرت رکھتا ہو اُس پر واجِب ہے کہ مسجِد میں پانچوں نَمازیں باجماعت ادا کرے۔

کُفر پر خاتمے کا خوف

مسلِم شریف میں سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، "جو اس بات سے خوش ہو کہ کل بروزِ قیامت مسلمان ہونے کی حالت میں اللہ تعالٰی سے ملاقات کرے تو اس کو لازِم ہے کہ نَماز کو وہاں پڑھے جہاں اذان دی گئی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالٰی نے تمہارے نبی کیلئے سُنَنُ الھُدیٰ (یعنی ہدایت کی سنّتیں) شریعت میں رکھی ہیں اور نَمازِ باجماعت سُنَنُ الھُدیٰ میں سے ہے اور تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسے یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہے تو تم نے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت چھوڑ دی اور اگر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ (مسلم ج۱ ص ۲۳۲) اور ابوداوٗد کی رِوایت میں ہے، "کافِر ہو جاؤ گے۔" (ابوداؤد ج ۱ ص ۲۱۹ حدیث نمبر ۵۵۰) اور جو اچھی طرح طہارت کرے پھر مسجِد کو جائے تو جو قدم چلتا ہے ہر قدم کے بدلے اللہ عزوجل نیکی لکھتا ہے اور دَرَجہ بُلند کرتا اور گناہ مٹاتا ہے۔ (مسلم ج۱ ص ۲۳۲) اس رِوایت سے اشارہ مل رہا ہے کہ پانچوں نَمازیں باجماعت پڑھنے والے کا اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل ایمان پر خاتمہ ہوگا نیز جو بلا اجازتِ شرعی نَمازوں

کی جماعت ترک کرے گا معاذَ اللہ عزوجل اُس کا خاتمہ کُفر پر ہونے کا خوف ہے۔ اگر آپ حضرات باجماعت نماز پر اِستِقامت کے طلبگار ہیں تو مکتبۃ المدینہ سے میرا رسالہ ''**مَدَنی انعامات**'' حاصل کریں اس کے کارڈ بھی لیں اور ہر ماہ پُر کرکے اپنے یہاں کے **دعوتِ اسلامی** کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیں۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عزوجل اس میں پہلا مَدَنی انعام ہی پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرنے سے متعلّق ہے۔

روزِ مَحشر کہ جاں گداز بُوَد　　　　اَوّلیں پُرسِشِ نماز بُوَد

یعنی ''قیامت جو کہ سخت ہولناکیوں کا دِن ہے اِس میں سب سے پہلے نَماز پوچھی جائے گی۔''

لٰہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ سختی سے نَمازوں کی پابندی کرے۔

ہمارے گناہوں کی سَزا

سندھ اور بلوچستان سے آئے ہوئے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اور انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا کے مختلف مُمالِک میں سُننے والو! حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ اُمِّ مَکْتُوم رضی اللہ عنہ کے مَدَنی جذبات کا بیان ہو رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا راہِ خدا عزوجل میں قربانی کا جذبہ مرحبا! اور نابینا ہونے کے باوُجود آبدار تلواروں اور تیروں کی بارِشوں میں علمبر داری کی ہمّت پر صد ہزار تحسین و آفرین! واقِعی ہمیں تو اس طرح کے واقِعات سُن کر صِرف زَبان کی نوک سے نعرہائے تحسین بُلند کرنے کے سِوا اور کچھ نہیں آتا۔ انہیں نُفوسِ قُدسِیّہ کے اِحسانات ہیں جو آج شجرِ اسلام ہرا بھرا لہلہاتا نظر آ رہا ہے۔ پہلے مسلمان اگرچہ تھوڑے ہوتے مگر ان کے جذبۂ ایمانی کے سامنے کُفّار کے بڑے بڑے لشکر لرزہ بَراَندام رہتے تھے اور آج بے عملی کے باعِث ہم مسلمان بڑی تعداد میں ہونے کے باوُجود مغلوب ہیں۔ آج کُفّار کی طرف سے دُنیا میں ہر طرف مسلمانوں پر ظلم و ستم کی آندھیا چلائی جارہی ہیں۔ ان کی دکانوں کو لُوٹا اور اِملاک کو نذرِ آتش کیا جا رہا ہے، چھوٹے چھوٹے بچّوں کو بے دَردی کے ساتھ سینگوں پر اُچھالا جا رہا ہے، مسلِم خواتین کی عزّتوں کو پامال کیا جا رہا ہے، نِہتے مسلمانوں کو گولی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، مسلمانوں کو گھیر کر تنہائی بے رَحمی کے ساتھ آگ میں زندہ جلایا جا رہا ہے۔ آہ! صد آہ! اتنا کچھ ہونے کے باوُجود بھی مسلمان گناہوں سے باز آ کر سنّتوں کے راستے پر آنے کیلئے تیار نہیں، وہ برابر نافرمانیوں میں آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مسلمانانِ عالم کی زَبوں حالی پر رَحم فرمائے، کُفّارِ جفا کار کے ظلم و ستم سے مظلوم مسلمانوں کو نَجات بخشے۔ شہید ہونے والے مسلمانوں کو جنّت الفردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس عطا کرے اور زخمیوں کو رُوبصحّت کرے، جن جن کو مالی نقصان پہنچا ہے اُن کو اِس دنیا میں نِعمَ البَدَل اور آخرت میں بہترین صِلہ دے۔ آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ وسلم

جنّت کس کو تلاش کرتی ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازِ توبہ کی نیّت سے دو رَکعتیں ادا کیجئے اِس میں کوئی مخصوص سُورتیں نہیں ہیں۔ پھر گڑگڑا کر پچھلے گناہوں سے توبہ کیجئے اور اپنی زندگی کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے پر کمر بستہ ہوجایئے۔ اِصلاحِ حال کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ مَدَنی قافلوں میں علمِ دین سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ علمِ دین حاصل کرنے کے کیا کہنے! حضرتِ سیِّدنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے، "**جو شخص علمِ دین کی تلاش میں ہوگا جنّت اس کی تلاش میں ہوگی اور جو شخص گناہ کی تلاش میں ہوگا جہنّم اُس کی تلاش میں ہوگی۔**" (کنزالعُمّال ج ۱۰ ص ۷۰ حدیث نمبر ۲۸۸۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی قافِلوں میں سفر کرکے خوب خوب نیکیاں کماؤ۔ میں کبھی کبھی راہِ خدا کے خوش نصیب مسافِروں یعنی مَدَنی قافلے والوں کے پیارے پیارے قدموں کو شوق سے دیکھتا ہوں! کیوں؟ اِس لئے کہ اُن پر راہِ خدا عزّ وجل کا غُبار لگا ہوتا ہے اور اِس غُبارِ پاک کے تو کیا کہنے!

راہ خدا عزّوجل کے غُبَار کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابُو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، وہ شخص آگ میں داخِل نہ ہوگا جو خوفِ خُدا عزّ وجل سے روئے حتّٰی کہ دُودھ تھَن میں لوٹ جائے اور کسی بندے پر راہِ خدا عزّ وجل کا غُبار اور دوزخ کا دُھواں جمع نہیں ہوسکتا۔ (ترمذی ج ٤ ص ١٤٠ حدیث نمبر ٢٣١٨)

کون ساغبار راہ خدا عزّوجل کا ہے؟

حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کردہ حدیثِ مبارک کی شَرح میں بیان فرماتے ہیں، یعنی جیسے دُوہے ہوئے دُودھ کا تھَن میں واپَس جانا ناممکن ہے۔ مزید فرماتے ہیں، راہِ خدا عزّ وجل کا غُبار اُس غُبار کو کہتے ہیں کہ جو ربّ عزّ وجل کی رِضا کی خاطِر راہ چلتے ہوئے بدن یا کپڑوں یا پاؤں یا چہرے پر پڑے۔ جیسے مسجِد کو جاتے طلبِ علم، جہاد، حج و عُمرہ وغیرہ کرنے کی حالت میں جو گرد و غُبار پڑے۔ جس طرح دو ضِدّیں جمع نہیں ہوسکتیں ایسے ہی (راہِ خُدا عزّ وجل کا غُبار اور دوزخ کا دھواں) ایک جگہ یہ دو چیزیں جمع نہیں ہوسکتیں۔ ناک کے نتھنے چُونکہ پیٹ اور دِماغ کے دروازے ہیں کہ انہیں کے ذَرِیعے ہوا اندر باہر آتی جاتی ہے، اگر ان میں راہِ خدا عزّ وجل کا غُبار پڑے تو یقیناً وہ سانس کے ساتھ پیٹ اور دِماغ میں پہنچے گا۔ جس مؤمن کے پیٹ میں سانس کے ذَرِیعے راہِ خدا عزّ وجل کا غُبار پہنچ جائے وہاں دَوزخ کا دُھواں نہ پہنچے۔ یعنی وہ دوزخ میں تو کیا دوزخ کے قریب بھی نہ جائے گا۔

(مِراةُ الْمَنَاجِیح ج ٥ ص ٤٨٣ مطبوعہ مکتبۃ اسلامیہ مرکزالاولیاء لاہور)

جونمازِ جُمعہ کیلئے چلا وہ بھی راہِ خداعزّ وجل میں ہے جیسا کہ

حکایت

حضرتِ سیدنا یَزِید بن ابومَرْیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نمازِ جُمعہ کیلئے پیدل جا رہا تھا کہ سیدُنا عَبایَہ بن رِفاعَہ بن رَافِع رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے فرمایا، تمہیں خوشخبری ہو تمہارے یہ قدم اللہ عزّ وجل کی راہ میں ہیں۔ میں نے سیدنا ابوعَبس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''**جس کے قدم راہِ خدا میں غُبار آلود ہوجائیں اُن پر دوزخ حرام ہے**۔'' (ترمذی ج ۳ ص ۳۳۵ حدیث نمبر ۱۶۳۸)

مَدَنی قافِلوں میں سفر کے دَوران اگر کوئی زَخمی کردے تو رنجیدہ نہیں بلکہ خوش ہونا چاہئے، جانتے ہو کیوں؟ تو سنئے اور جھومئے!

زخمی ہونے کی فضیلت

حضرتِ سیدنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جو شخص راہِ خداعزّ وجل میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ عزّ وجل خوب جانتا ہے کہ کون اِس کی راہ میں زخمی ہوا ہے، جب وہ قِیامت کے روز آئے گا تو اُس کے زُخم تازہ ہونگے، رنگ تو خون کا ہوگا مگر خوشبو مُشک کی سی ہوگی۔ (بخاری ج ۳ ص ۲۶۹ حدیث نمبر ۲۸۰۳)

حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس مبارک حدیث کی شَرْح کرتے ہوئے فرماتے ہیں، یہاں صاحِبِ مرقات رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کُفّار سے جہاد میں، باغیوں یا ڈاکوؤں کے ہاتھوں زَخمی ہونے والا، یوں ہی تبلیغِ دین کے سلسلے میں مسلمانوں کے ہاتھوں زخمی ہونے والا یہ سب اِس میں شامل ہیں، سب کا یہی اَجر ہے جو حدیث پاک میں مذکور ہوا۔ یعنی بروزِ قیامت اس کے زخم ہرے ہوں گے، ان سے تازہ خون جاری ہوگا، مگر اُس دِن تکلیف نہ ہوگی، یہ خون جاری ہونا اُس کے مجاہد ہونے کی نشانی ہوگی، وہ خون نہ نجس ہوگا، نہ بدبودار بلکہ اُس کی مہک سے مَحشر والے **تَعَجُّب** کریں گے اور اُس شخص کا احترام کریں گے۔ جب زخمی کا یہ حال ہے تو راہِ خداعزّ وجل میں شہید ہونے والے کا کیا پوچھنا! یہ خوشبو عِبادَت کے اثر سے ہوگی، جیسے روزہ دار کے مُنہ کی خوشبو ربّ عزّ وجل کو مُشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے۔ (مِراۃُ الْمَنَاجِیح ج ۵ ص ۴۶۷) واہ! واہ! مَدَنی قافِلے میں سُنّتوں کی تربیت حاصِل کرنے کیلئے سفر کرنے والوں اور حج و زیارتِ مدینہ کے بامقصد مسافروں میں سے کسی کو اگر کوئی زخمی کردے اُس زخمی کے تو وارے ہی نیارے ہوجائیں، زخمی مدینہ بے خودی کے عالم میں کیوں نہ پکار اُٹھے۔

یہ زَخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا ‏ ‏ ‏ ‏ کوشش نہ کرے کوئی اِس زخم کو سینے کی

گرمیوں میں جب مَدَنی قافلے سفر کرتے ہیں تو کسی کو پھوڑے یا پھنسیوں کی شِکایت ہوجاتی ہے اس سے گھبرانے کی حاجت نہیں، راہِ خداعزّ وجل میں آنے والی معمولی تکلیف بھی بڑی راحت کا پیش خیمہ ہے، چُنانچہ سُنئے اور جھومئے،

پھُنسی نکلنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُ نامُعاذ ابنِ جَبَل رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ سیِّدُ نا محمد رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جوراہِ خدا عزوجل میں اُونٹنی دُوہنے کے وَقفے کے برابر جہاد کرے تو یقیناً اُس کیلئے جنّت واجِب ہوگئی اور جوراہِ خداعزوجل میں معمولی زخمی کیا جائے یا معمولی تکلیف دیا جائے تو وہ زخم قیامت کے دِن اس سے زیادہ چمکدار ہوگا جیسا کہ تھا، اُس کا رنگ زَعفران کا ہوگا، اس کی خوشبو مُشک کی سی اور جسے راہِ خُدا عزوجل میں پھُنسی نکل آئے تو یقیناً اُس پر شہیدوں کی مُہر ہوگی۔ (مشکوٰۃ ص ۳۳۲)

حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں، قُدرتی پھوڑا یا پھُنسی بھی اگر غازی کو نکل آئے تو اُس کے لئے شہید کی نشانی ہوگی، اسے بھی شہیدوں کے زُمرہ میں داخِل کیا جائے گا، اس کا بھی احترام ہوگا کیونکہ اس نے راہِ خداعزوجل میں کوشش تو کی ہے۔ (مِراۃُ الْمَنَاجِیْح ج ۵ ص ٤٦٧)

پہرہ دینے کی فضیلت

حضرت سیّدنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، تاجدارِمدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''دو آنکھیں ہیں جنہیں آگ نہ چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو خوفِ خداعزوجل سے روئے اور ایک وہ آنکھ جوراہِ خداعزوجل میں پہرے دے۔'' (ترمذی ج۳ ص ۲۳۹ حدیث نمبر ١٦٤٥)

حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیثِ مبارک کے تحت فرماتے ہیں، جب آنکھ کو دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی تو آنکھ والے کو بھی نہ چھوئے گی۔ یہ مطلب نہیں کہ صِرف آنکھ تو آگ سے بچی رہے باقی جسم آگ میں جائے۔ اگر ایک عضو بخشا جائے گا تو اُس کے صَدقے سارے اَعضائے بخشے جائیں گے۔ مُصَنِّفِین عُلَمائے دین کی اگر انگلیاں بخش دی گئیں تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل سارا جسم بھی بخش دیا جائے گا اِسی طرح جو آنکھ عشقِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں روئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل وہ بھی بخشی جائے گی۔ (مِراۃُ الْمَنَاجِیْح ج ۵ ص ٤٨٤)

یادِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں روئے جو عُمر بھر ۔۔۔ مولیٰ عزوجل! مجھ تلاش اُسی چشمِ تَر کی ہے

نیکی کی دعوت کی فضیلت

اَلْحَمْدُلِلّٰہ جب راہِ خُدا عزوجل میں نکلنے کی اس قدر عظیم الشان بَرَکتیں ہیں تو راہِ خدا عزوجل میں نکل کر نیکی کی دعوت دینے کے کِس قدر فضائل ہونگے۔ صِرف عِلمِ دین سیکھنے کیلئے نکلنے والا جب مجاہد فی سبیلِ اللہ کی طرح ہے تو سیکھ کر دوسروں کو پہنچانے والے کا کیا مقام ہوگا! چُنانچہ حضرتِ سیِّدنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے، سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، جو شخص میری اُمّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تا کہ اس سے سنّت قائم کی جائے یا اس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (کنز العُمّال)

خوب خوب مَدَنی قافِلوں میں سفر کریں اور سنتوں کی دھومیں مچائیں۔ یاد رکھئے! مبلّغ جہاں بھی ہو وہ مبلّغ ہی ہے۔ گھر میں ہو یا بازار میں، مسجد میں ہو یا تعلیم گاہ میں وہ کہیں بھی ہو ہر جگہ نیکی کی دعوت دینے والا ہوتا ہے۔ لہٰذا آپ جہاں بھی رہیں انفرادی کوشش کے ذریعے نمازوں، سنّتوں اور مَدَنی قافِلوں میں سفر کی دعوت دیتے رہیں۔ ہمارے اَسلاف راہِ خدا عزوجل میں نکلتے بھی تھے اور دیس ہو یا پردیس، شہر ہو یا جنگل، گھر ہو یا جیل ہر جگہ ہر حال میں نیکی کی دعوت دیتے رہتے تھے، چُنانچہ

ایمان افروز حِکایت

حضرتِ سیِّدنا مُجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا واقِعہ پیشِ خدمت ہے۔ جہانگیر بادشاہ نے وزیر کے بھڑکانے کے سبب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ''گوالیار'' کے قلعہ میں نظر بند کروادیا وہاں بے شمار غیر مسلم قیدی بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کو نیکی کی دعوت پیش کی اور ان پر خوب انفرادی کوشش فرمائی اُن کے اَخلاقِ کریمہ اور اعلیٰ کردار سے مُتأثر ہو کر سب کے سب مسلمان ہوگئے اور متعدد قیدیوں پر نظرِ کرم فرما کر دَرَجۂ وِلایت پر پہنچادیا۔ دِن گزرتے گئے ایک رات بادشاہ جہانگیر جب سَویا تو اس کی سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی! کیا دیکھتا ہے، رحمتِ عالم، نُورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم بطورِ تأسُّف (یعنی بطورِ افسوس) اپنی مقدّس اُنگلی مُبارَک دانتوں میں دَبائے ہوئے اِرشاد فرمارہے ہیں،

''**جہانگیر** ! تو نے کتنے عظیم شخص کو قید کردیا!'' صبح ہوتے ہی فوراً جہانگیر نے آپ کی رہائی کا فرمان جاری کردیا۔ مگر دشمنوں نے بادشاہ کو مشورہ دے کر یہ حکم دلوایا کہ چند روز آپ کو لشکر میں رکھئے۔ چُنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ مرحلہ آپ کیلئے بے حد تکلیف دہ تھا لیکن اِس کا فائدہ یہ ہوا کہ جہانگیر کو آپ کو صحبت نصیب ہوگئی اور انفرادی کوشش اور صحبتِ فیضِ اثر سے جہانگر کے دِل میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا اور آپ کے دستِ حق پرست پر تائب ہوگیا اور شراب نوشی اور دیگر بے شمار بُرائیوں سے باز آگیا۔

نگاہِ وَلی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اُنچاس کروڑ نمازوں کا ثواب

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے ملک بہ ملک، شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں راہِ خداعزوجل میں سفر کرتے رہتے ہیں۔ اِن مَدَنی قافلوں کے ساتھ راہِ خداعزوجل میں سفر کروانے والوں کو سنّتیں سیکھنے اور علم حاصِل کرنے کا خوب موقع ملتا ہے اور یہ خوش نصیب اسلامی بھائی بے شُمار نیکیاں حاصِل کرتے رہتے ہیں۔ راہِ خداعزوجل میں نکلنے والے سعادتمندوں کا نَماز، روزہ اور ذِکر کا اُنچاس کروڑ گُنا بلکہ اللہ عزوجل چاہے تو اِس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے۔ ہُنوز کوئی ایسی حدیث نظر سے نہیں گُزری جس میں صَراحۃً یہ الفاظ موجود ہوں کہ راہِ خداعزوجل میں نکلنے والے کو نَماز، روزہ اور ذِکر پر اُنچاس کروڑ گُنا ثواب ملتا ہے، البتّہ دوحدیثوں کو مِلا کر یہ حساب نکالا ہے۔ ایک حدیثِ مُبارَک میں ہے کہ راہِ خداعزوجل میں نکل کرخرچ کرنے والے کوایک دِرہَم کے بدلے سات لاکھ دَراہم کا ثواب ملتا ہے اور دوسری حدیثِ پاک میں کہ راہِ خداعزوجل میں نکل کر نماز، روزہ اور ذِکرُ اللہ کا ثواب راہِ خداعزوجل میں مال خرچ کرنے سے سات سو گُنا مِلتا ہے۔ سات لاکھ کو سات سو سے ضَرب دیں تو حاصِلِ ضَرب اُنچاس کروڑ آتا ہے۔ اب دونوں احادیثِ مُبارَکہ کا مَتن بمع حوالہ جات مُلاحَظہ فرمائیں۔ **سُنَنِ ابنِ ماجہ ج ۳ صَفحَہ نمبر ۳۳۹ حدیث ۲۷۶۱ میں ہے**، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے:۔

۱﴾ مَن ارسل بنفقة فِی سبیل اللّٰہِ واَقام فی بیعه فلهة بکل درهم سبع مائةِ درهم ومن غَزیٰ بنفسهٖ فِیْ سَبِیْل اللّٰہِ وانفق فی وجه ذالکَ فلهٗ بکل درهم سَبع مِائة اَلْفِ درهمٍ ثم تلیٰ هذہِ الایة واللّٰہ یضائف لمنْ یَّشآء

ترجمہ: جوراہِ خداعزوجل میں مال بھیجے اور خوگھر بیٹھا رہے تو اُس کیلئے ہر دِرہم کے بدلے سات سو دِرہم ہیں اور جوراہِ خداعزوجل میں جہاد کرے اور راہِ خداعزوجل میں خرچ بھی کرے تو اسے ایک دِرہَم کے بدلے سات لاکھ درہَم کا ثواب ملے گا اور اللہ عزوجل اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کیلئے چاہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی،

واللّٰہ یضائف لمن یشآء **ترجمۂ کنزالایمان:** اور اللہ عزوجل اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کیلئے چاہے۔

سُنَنِ ابی داؤد جلد ۲ صَفحَہ نمبر ۳۴۴ حدیث نمبر ۲۴۹۸ میں ہے،

۲﴾ قال رسولُ اللّٰہِ عزوجل و صلی اللّٰہ علیهِ وَسلَّم ان الصلٰوةَ والصیَام والذکر یضاعف علی النفقة فی سَبِیْل اللّٰہِ عزوجلَ بسبعمائة ضعفٍ۔

ترجمہ: حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بے شک (راہِ خداعزوجل میں) نماز اور روزوں اور ذِکر کا ثواب راہِ خداعزوجل میں مال خرچ کرنے سے سات سو گُنا زیادہ ہے۔

اوّل الذِّکر حدیثِ پاک میں راہِ خداعزوجل میں نِکل کرخرچ کرنے والے کیلئے ایک دِرہم کے بدلے سات لاکھ دِرہم کا ثواب جو مذکور ہوا اِس سے مُراد صِرف یہی نہیں کہ صَدَقہ وخیرات کرے گا تو یہ ثواب ملے گا اِس سے مُراد مُطلقاً خرچ ہے یعنی جو بھی جائز مال خرچ ہوگا اگرچہ اپنی ذات ہی پر خرچ کیا اس پر بھی سات لاکھ گُنا ثواب ہے۔ ثانی الذِّکر حدیثِ پاک میں نَماز، روزے اور ذِکر کا ثواب راہِ خداعزوجل میں مال خرچ کرنے کے مقابلے میں سات سوگُنا فرمایا گیا ہے لہٰذا مذکورہ دونوں حدیثوں کو مِلانے سے ان کا ثواب اُنچاس کروڑ گُنا بنتا ہے۔ ذِکر میں تِلاوت قُرآن، دَرس وبیان، اذان وجواب، اذان، خُطبہ ودُعاء، اِستِغفار، تکبیر وتہلیل، تسبیح وتَحمید، ذِکرِ الٰہی، دُرود وسلام حمد اور نعت شریف وغیرہ سب شامل ہیں۔

راہِ خدا عزّوجل میں فاصلے کی کوئی قید نہیں

راہِ خداعزوجل میں نکلنے والے کیلئے کسی فاصلے کی قید نہیں بے شک اپنے پڑوس ہی کی مسجد میں اگر وہ اِس نیّت سے گیا کہ علمِ دین سیکھے گا۔ مَثَلاً وہاں **"فیضانِ سُنّت"** کا دَرس ہوتا ہے اور وہ اس دَرس کو سنے گا، یا سُنّتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے اور وہ اس میں شرکت کرے گا کہ دَرس واجتماع بھی حُصولِ عِلم کے ذرائع ہیں نیز سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں کے ساتھ اپنے شہر سے دوسرے شہر جانا حُصولِ علمِ دین کا بہترین ذَریعہ ہے اور ان سب کو راہِ خداعزوجل میں نکلنے کے فضائل حاصِل ہونگے۔ یقیناً علمِ دین سیکھنے کیلئے اپنے گھر سے نکلنے والا بھی مُجاہد فی سبیل اللہ ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

من خرج فی طلب العلم فھو سبیل اللّٰہ حتّٰی یرجع

ترجمہ: جو تلاشِ علم میں نِکلا وہ واپسی تک راہِ خداعزوجل میں ہے۔ (ترمذی ج ٤ ص ٢٩٥ حدیث نمبر ٢٦٥٦)

علم کا طالِب مُجاہد ہے

اِس حدیث پاک کے تحت مفسِرِ شہیر حضرتِ علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جو کوئی مَسئلہ پوچھنے کیلئے گھر سے یا علم کی جُستجو میں اپنے وطن سے عُلماء کے پاس گیا وہ بھی مجاہد فی سبیلِ اللہ ہے۔ غازی کی طرح گھر لوٹنے تک اس کا سارا وَقت اور ہر حَرَکت عِبادَت ہوگی۔ گھر آجانے کے بعد یہ ثواب خَتم ہوجائے گا۔ (مِراۃُ الْمَناجِیح ج ١ ص ١٦٠)

اُنچاس کروڑ گُنا ثواب کی دُھوم

سُبْحٰنَ اللّٰہ عزّ وجلّ! **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہنے والے اِسلامی بھائی بھی کتنے خوش نصیب ہیں کہ انہیں وَقْتاً فوقتاً راہِ خدا عزّ وجلّ میں نکلنے کا موقع مِلتا ہی رہتا ہے۔ کبھی دَرس دینے کیلئے نکلتے ہیں تو کبھی سنّتوں بھرے اجتماع کیلئے اور وہ بھی کیسے خوش بخت ہیں جو دِن بھر دُنیوی مَصروفیات کے باوُجود نَمازِ فَجر و مغرِب کے بعد یا رات کے وَقْت دعوتِ اسلامی کے بالِغان کے بے شُمار مدارِس بنام "**مَدْرَسَۃُ الْمدینہ**" میں قرآنِ پاک سیکھتے سکھاتے ہیں۔ نیز وہ اسلامی بھائی بھی کس قدر بَخْتْوَر ہیں جو سنّتوں کی تربیّت کا جذبہ لے کر دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں کے ساتھ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں سفر کرتے ہیں۔ ان سب راہِ خدا عزّ وجلّ میں نکلنے والوں کو ثواب کا کیسا عظیم ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ نَماز ادا کریں تو اُنچاس کروڑ نَمازوں کا ثواب پائیں۔ روزہ رکھیں تو اُنچاس کروڑ روزوں کا ثواب کمائیں۔ ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہہ لیا، ایک بار دُرودشریف پڑھا تو گویا اُنچاس کروڑ درود شریف پڑھ لئے اور اُنچاس کروڑ گُنا ہی کی قید نہیں اللہ عزّ وجلّ چاہے تو اس سے بھی زیادہ ثواب سے نوازدے۔ یاد رکھئے! یہ نہیں کہہ سکتے کہ راہِ خدا عزّ وجلّ میں نکلنے والے کو ہر نیکی کا اُنچاس کروڑ گُنا ثواب ملتا ہے بلکہ یہ کہیں گے کہ راہِ خدا میں نکلنے والے کو نماز، روزہ اور ذِکر پر اُنچاس کروڑ گُنا ثواب ملتا ہے اور اللہ عزّ وجلّ تو اس سے بھی زیادہ بڑھادے۔ ذِکر کا مفہوم وسیع ہے اور اس کی مثالوں کا بیان ابھی گزرا نیز اذان و جوابِ اذان بھی ذِکر میں شامل ہے اذان کا جواب دیا تو وارے ہی نیارے ہوگئے کہ

اذان کے جواب کی فضیلت

مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا، "اے عورتو! جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عزّ وجلّ تمہارے لئے ہر کلِمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ایک ہزار دَرَجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔" خواتین نے یہ سُن کر عرض کیا، یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا، "مردوں کیلئے دُگنی۔" (کنزالعمال بحوالہ ابن عساکر رقم الحدیث ۲۱۰۰۵، ج۷ ص ۲۸۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

"اللہ اکبر اللہ اکبر" دو کلمات ہیں اس طرح اذان میں کُل پندرہ کلِمات ہیں، فَجر کی اذان میں سترہ کلِمات اور ہر اِقامت میں بھی سترہ کلمات ہیں۔ لہٰذا جو اسلامی بھائی روزانہ پانچ وقت اذان و اقامت کا جواب دے اُس کو تین کروڑ چوبیس لاکھ نیکیاں ملیں اس کے چوبیس ہزار دَرَجات بلند ہوں اور تین لاکھ چوبیس ہزار گناہ مُعاف ہوں اور اگر راہِ خدا عزّ وجلّ میں نکل کر ایسا کرتے تو اس کا بھی اُنچاس کروڑ گناہ بلکہ اللہ عزّ وجلّ چاہے تو اربوں اور کھربوں گُنا ثواب بھی عطا فرمادے کہ بیان کردی ابنِ ماجہ شریف کی حدیث پاک میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ البقرہ کی ۲۶۱ ویں آیتِ کریمہ کا یہ حصّہ **واللّٰہ یضاعِف لمنْ یشآء** بھی تلاوت

فرمایا ہے، جس کا ''کنز الایمان شریف'' میں یہ ترجمہ کیا گیا ہے، اور اللہ عزوجل اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کیلئے چاہے۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے نیکیوں کی گنتی فرمائی

میں نے مَدَنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دِلانے کیلئے نیکیوں کی گنتی پیش کی ہے جیسا کہ میرے آقا عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدّدِ دِین وملّت، باعِثِ خیر وبَرَکت، پیرِ طریقت، عالِمِ شریعت، حامیٔ سُنّت، مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے بھی حاجی کو مکۂ مکرمہ سے پیدل چلنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے اندازاً اقدم گِن کر نیکیوں کی گنتی کا تَخْمِینہ (اندازہ) دیا ہے۔ چُنانچہ فتاویٰ رَضویّہ جلد چہارم ص ۷۰۵ پر ہے، جب (۸ویں ذُوالحجۃ الحرام کا) آفتاب نِکل آئے مِنیٰ کو چلو اور ہو سکے تو پیادہ (یعنی پیدل) کہ جب تک مکۂ مُعظمہ پلٹ کر آؤ گے ہر قدم پر سات سو نیکیاں (حرم کی نیکیوں کو مثل) لکھی جائیں گی۔ سو ہزار کا لاکھ، سو کروڑ کا اَرَب، سو اَرَب کا کھَرَب، یہ نیکیاں تَخْمِیناً (اندازاً) اٹھتر کھرب چالیس اَرَب آتی ہیں اور اللہ عزوجل کا فضل اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صَدقہ میں اِس اُمّت پر بیشُمار ہے۔

جل وعلا وصلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وَسلّم والحمدلِلّٰہِ ربّ العٰلمِیْن

میرے آقا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے نیکیوں کا حساب اِس حدیثِ پاک سے نِکالا ہے، ''جو مکّہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکّہ واپَس آئے اُس کیلئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کی مثل لکھی جائیں گی۔ عرض کیا گیا، حرم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ فرمایا، ''ہر نیکی لاکھ نیکی ہے۔'' تو اس حساب سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ہوئیں۔ (وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم) (بہارِ شریعت حِصّہ شَشُم ص ٤ بحوالہ ابنِ خُزیمہ، حاکم)

اللہ عزوجل نے حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی طرف وَحی فرمائی، **بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ کیوں کہ میں بھلائی کی باتیں سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔** (شرحُ الصدور)